Date:

سوال نمبر 02

عقیدہ آخرت

عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد عالم برزخ سے گزرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا جہاں اسکے اعمال کا حساب کتاب لیا جائے گا اور اس حساب کتاب کے نتیجے میں اسے جنت یا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

آخرت عربی زبان کا لفظ ہے جسکا مطلب ہے بعد میں آنے والا ہے۔ قرآن وسنت کے مطابق مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا نام آخرت ہے۔

(1) عقیدہ آخرت بنیادی عقائد میں سے ہے۔

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ آخرت پر ایمان کے بغیر ایک انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ اسلام کا بنیادی جز ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ - البقرہ

ترجمہ: رسول ﷺ پر ایمان لائے جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی جانب سے رہے۔ مکمل ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور تمام کتابوں پر اور آخرت کے دن پر۔

گویا کہ عقیدہ آخرت اسلام کے اہم ترین اجزاء میں ہیں۔ جس پر ایمان لائے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(ii) عقیدہ آخرت جزا و سزا اور مکمل انصاف کا دن

عقیدہ آخرت جزا و سزا اور مکمل انصاف کا دن ہوگا۔ جہاں ہر ہر انسان کو اس کے کیے کی مکمل جزا و سزا دی جائے گی۔ اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے گا۔ کسی انسان کے ساتھ کسی طرح کی زیادتی نہ کی جائے گی قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه

جس کے ذمہ ذرہ برابر نیکی ہوگی تو اسے اس کا اجر دیا جائے گا

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه - الزلزال

اور جس کے ذمہ ذرہ برابر بدی ہوگی تو اسے اس کا اجر دیا جائے گا

گویا آخرت کے دن ذرہ برابر نیکی اور بدی کا حساب کتاب کیا جائے گا۔

(iii) یوم آخرت ملاقاتِ الٰہی کا دن

یوم آخرت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس دن ملاقات فرمائے گے۔ اور انہیں اپنی ملاقات کے شرف سے نوازے گے۔

(iv) یوم آخرت اور شفاعت نبوی

یوم آخرت ملاقاتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ شفاعتِ نبوی کا بھی دن ہے۔ اس دن اللہ کے نبی اپنی امت کے گنہگاروں کی شفاعت فرمائے گے۔ بقول شاعر

روزِ محشر کا دن ہے اکی زیارت کا دن
ایسے یومِ قیامت پر لاکھوں سلام

II - عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

1 - انفرادی زندگی پر اثرات

i - شجاعت و بہادری

عقیدہ آخرت ایک انسان کے اندر شجاعت و بہادری کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔ ایک انسان جب یہ بات دل سے مان لیتا ہے کہ مرنے کے بعد اسکا حساب کتاب ہونا ہے تو وہ اللہ کے علاوہ ہر کسی کا ڈر دل سے نکال دیتا ہے اور شجاعت و بہادری اسکی صفات بن جاتی ہیں۔

ii - عقیدہ آخرت پاکیزگی نفس

عقیدہ آخرت انسان کے نفس کی پاکیزگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ اور اسکے حضور اسکی ملاقات کو ذہن میں لا کر انسان پاکیزگی نفس اختیار کرتا ہے۔

iii - عقیدہ آخرت انسان کو ظلم سے روکتا ہے

عقیدہ آخرت ایک انسان کو ظلم کرنے اور ظالم بننے سے روکتا ہے۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور احتساب کا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے انسان کوئی بھی ظلم کرنے سے پہلے اس احساس کی وجہ سے اس ظلم سے رک جاتا ہے۔

iv - عقیدہ آخرت اطاعتِ الٰہی کا سبب

عقیدہ آخرت انسان کے اندر اطاعت الٰہی کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔ ایک انسان

اپنے رب کی خوشنودی اور اسکی جزا و سزا کے خیال سے اطاعت الہی میں مگن ہو جاتا ہے

vi - عقیدہ آخرت روحانی تسکین کا ذریعہ

عقیدہ آخرت انسان کی روحانی تسکین کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک انسان جو اس دنیا میں مشکل حالات سے تنگ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا صلہ آخرت میں لے گا۔ یہ خیال اسے روحانی تسکین دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

ترجمہ: لوٹ آؤ اپنے رب کی طرف جو تم سے اور تم اس سے راضی ہو۔

رب کی طرف ایسی حالت میں لوٹ جانے کا احساس کہ وہ ذات انسان سے راضی ہو انسان کی روحانی تسکین کا ذریعہ بنتی ہے۔

2- اجتماعی زندگی پر اثرات

ا- عقیدہ آخرت اور معاشی انصاف

عقیدہ آخرت ایک معاشرے کے اندر انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ آخرت میں احتساب کا یقین ایک معاشرے کو انسانی حقوق اور ظلم سے روک کر ایک معاشرے میں معاشی انصاف کو یقینی بناتا ہے۔

ب- عقیدہ آخرت اور مساوات

عقیدہ آخرت ایک معاشرے میں مساوات کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔ اور معاشرے میں رواداری جیسے جذبات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

Date: 5

(3) عقیدہ آخرت اور مستحکم معاشرہ

عقیدہ آخرت

ایک معاشرے کے استحکام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ احتساب کا خوف اور اپنے رب کے حضور پیشی اور جوابدہی کا احساس ایک انسان کو ظلم سے روکتا ہے یوں ایک معاشرے پرامن اور مستحکم معاشرہ بن جاتا ہے۔

III حاصل بحث

عقیدہ آخرت انسان کے اہم ترین عقائد میں سے ہیں۔ عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اہم ترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عقیدہ آخرت انسان کو بیداری، تقویٰ اور احتساب نفس جیسی خوبیوں سے مزین کرتا ہے۔ عقیدہ آخرت ایک معاشرے میں سے برائی کو ختم کر کے ایک مستحکم معاشرے کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 06

لا تفسدو فی الارض آج کے دور کے سیاق و سباق میں

I- تعارف

اسلام ایک دین امن ہے۔ جو اپنے ماننے والوں کو امن و سلامتی کا درس دیتا ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ اس بات کی ایک مکمل دلیل ہے کہ اسلام امن و آشتی اور محبت کا دین ہے۔ اس بات کا ایک اور ثبوت نبی اکرم ﷺ کے غزوات میں مرنے والوں کی تعداد ہے۔ دورِ نبوی میں ہونے والی تمام غزوات اور تمام جنگوں میں مرنے والے مسلمانوں اور کافروں کی کل تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ اس بات کی واضح کی دلیل ہے کہ اسلام ہر قسم کے فساد کو روکنے اور دور کرنے کی بات کرتا ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت مبارکہ کا حصہ "لا تفسدو فی الارض" اسی بات کی ایک واضح دلیل ہے۔

II- لا تفسدو فی الارض کے معنی و مفہوم

لا تفسدو فی الارض قرآن پاک کی سورۃ بقرہ کی آیت مبارکہ کا حصہ ہے۔ جسکے معنی ہے۔ **"زمین میں فساد نہ پھیلاؤ"**۔ یہ آیت مبارکہ اسلام کے تصور امن کو اجاگر کرتی ہے۔ کہ اسلام ہر قسم کے فتنہ و فساد کو دور کرکے امن قائم کرنے کا درس دیتا ہے۔ یہ آیت مبارکہ مغرب کی جانب سے اسلام کے خلاف کیے گئے منفی پروپیگنڈہ کا بھی جواب دیتی ہے۔ فساد فی الارض سے مراد زمین میں بدامنی پھیلانا اور ظلم و بربریت کرنا ہے۔

Date:

III - قرآن و سنت کی روشنی میں فساد فی الارض کی ممانعت

قرآن و حدیث میں متعدد بار فساد فی الارض کی ممانعت کی گئی ہے۔ سیرتِ نبوی میں بھی ہمیں فساد فی الارض کی ممانعت کے حوالے سے کئی واقعات ملتے ہیں۔

1- ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْن

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

گویا اللہ تعالیٰ نے فساد پھیلانے والوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور انہیں ناپسندیدہ لوگوں میں شامل فرما دیا۔

2- ردِ فساد کیلئے جہاد

اسی طرح اسلام میں جہاد کا ایک مقصد فساد کو روکنا ہے۔ اسلام ہر طرح کی برائی اور فساد کو جڑ سے ختم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

3- چنانچہ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے۔

"تم میں سے جب کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے ہاتھ سے روکے۔ ہاتھ سے روکنے کی سکت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی سکت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے نچلا درجہ ہے"

گویا نبی اکرم ؐ نے ہر حال میں برائی یا فساد کو روکنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم ہر انسان کو اس کی سکت کے مطابق دیا گیا ہے۔

4- اسی طرح اسلام کے جنگی قوانین سے بھی فساد فی الارض کی مخالفت واضح نظر آتی ہے۔ اسلام میں نہ لڑنے والوں کو نہ مارنا، درختوں کی کٹائی کی روک تھام اور قیدیوں سے سلوک تمام فساد فی الارض کی مخالفت ہی کے زمرے میں آتے ہیں۔

V- موجودہ دور کے سیاق و سباق میں فساد فی الارض

موجودہ دور فتنوں سے بھرپور دور ہے۔ اس دور میں لا تفسدوا فی الارض کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

i- لا تفسدوا فی الارض اور آج کا عالمی تناظر

اگر آج کے تناظر میں دیکھا جائے تو آج عالمی سطح پر فساد فی الارض بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ **غزہ میں فلسطینیوں کا قتل عام** **فساد فی الارض** ہی کا نتیجہ ہے۔ جس میں لاکھوں مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کر کے زمین میں فساد پھیلایا گیا۔ اسلام کی تعلیمات اس کے برعکس حالتِ جنگ اور حالتِ امن میں فساد فی الارض کی مخالفت کرتی ہیں۔

ii- آج کے دور میں بڑھتے ہوئے جھگڑے اور لا تفسدوا فی الارض کا تصور

آج کے معاشرے میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل عام بھی فساد فی الارض کا ہی نتیجہ ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں کا قتل کر دینا، ایک نا ختم ہونے والی دشمنی کا شاخسانہ بن جاتا ہے جس میں کئی لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ یوں یہ لڑائی جھگڑے فساد فی الارض کا سبب بن جاتے ہیں۔ جبکہ اسلام کے نظریے لا تفسدوا فی الارض سے روکا جا سکتا ہے۔

۱۶:- آج کے دور میں بڑھتی ہوئی دہشتگردی اور لا تفسدوا فی الارض کا تصور

آج کے دور میں انتہا پسندی اور دہشتگردی بھی فساد فی الارض کے زمرے میں آتی ہے اور اس ضمن میں اسلام کی لا تفسدوا فی الارض کی ترغیب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ دہشتگرد انتہا پسند کارروائیوں کو اسلام سے جوڑ کر خود کو اصلاح کرنے والا کہتے ہیں لیکن قرآن پاک انھیں فساد فی الارض پھیلانے والا کہتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ

سن لو بے شک یہی فساد پھیلانے والے ہیں لیکن یہ شعور نہیں رکھتے۔

گویا اسلام نے فساد فی الارض کو اصلاح سے الگ قرار دیا ہے۔

۱۷:- آج کے دور میں قتل و غارت اور لا تفسدوا فی الارض کا تصور

قتل و غارت بھی فساد فی الارض کے زمرے میں آتے ہیں۔ اسلام قتل و غارت کو روکنے اور فساد فی الارض سے بچنے کی ترغیب یوں دیتا ہے

ومن قتل نفسا فکانما قتل الناس جمیعا

ترجمہ: اور جس نے ایک انسان کا قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا

ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا

اور جس نے ایک انسان کو بچایا گویا اس نے ساری انسانیت کو بچایا۔

گویا اسلام نے فساد فی الارض کے ہر طریقے کو روکنے کی کوشش کی ہے۔

۱۷ - سوشل میڈیا اور لا تفسدوا فی الارض کا تصور۔

اسی طرح سوشل میڈیا بھی آج کے دور میں فساد فی الارض کا اہم ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔ بے حیائی، فحاشی اور مالیاتی فراڈ، فساد فی الارض کے زمرے میں آتا ہیں۔ جس سے بچنے کے لیے اسلام کے لا تفسدوا فی الارض کے فلسفہ پر عمل پیرا ہو کے ہم فساد فی الارض سے معاشرے کو بچا سکتے ہیں۔

VI - نتیجہ

اسلام امن کا دین ہے جو امن و سلامتی کو فروغ دیتا ہے اور ہر قسم کے فساد کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کے لا تفسدوا فی الارض کے فلسفے پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک پر امن اور مستحکم معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔

Date:

سوال

امتِ مسلمہ کے زوال کے اسباب

I - تعارف

اکیسویں صدی میں امتِ مسلمہ میں بے تحاشہ مسائل درپیش ہیں جن کی کئی وجوہات و اسباب ہیں۔ اسلام سے دوری، اسلامی تعلیمات کی صحیح تشریح نہ ہونا، اجتہاد کا فقدان، اتحادِ امت کی کمی، بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی اور مغربی ممالک کے اثرات مسلمانوں کے زوال کی اہم ترین وجوہات میں سے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کو عام کر کے اسلام کے حقیقی پیغام کو سمجھ کر اور لوگوں کو اسلام کے اصل معنی سمجھا کر ہم ان تمام مسائل کو حل کر کے زوال سے باہر آ سکتے ہیں۔

II - اسبابِ زوال

i - اسلام سے دوری

امتِ مسلمہ کے زوال کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک اہم وجہ اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دوری ہے۔ آج کل کے اس نفسا نفسی کے دور میں مسلمان حصولِ رزق کے معاملے میں مصروف ہو گئے ہیں کہ وہ اسلام کی تعلیمات پر مکمل عمل پیرا نہ ہو سکے جس کی وجہ سے نہ صرف وہ خود اسلام سے دور ہوتے ہو گئے بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسلام کی تعلیم صحیح معنوں میں مہیا نہ کر سکے جس کی وجہ سے امتِ مسلمہ زوال کا شکار ہو کر رہ گئی

ii- اسلامی تعلیمات کی صحیح تشریح نہ ہونا

اسی طرح

ایک اور اہم مسئلہ اسلامی تعلیمات کی من مرضی کی تشریحات ہیں۔ جسکی وجہ سے امت مسلمہ میں تفریق پیدا ہوئی جو کہ اسلامی تہذیب کے زوال کا سبب بنی

iii۔ اتحادِ امت کا نہ ہونا

اتحادِ امت کی کمی

بھی امت مسلمہ کے مسائل اور زوال کی اہم وجوہات میں سے ایک وجہ ہے۔ اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور یوں امت مسلمہ زوال پذیر ہو گئی!

iv - باہمی برداشت کی کمی

اسی طرح زوالِ

امت کی ایک اہم وجہ باہمی برداشت کی کمی ہے۔ باہمی برداشت اور عدم اعتماد کی وجہ سے امت مسلمہ کے لوگ ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہیں کرتے جو کہ زوال کی ایک اہم وجہ ہے۔

v - اجتہاد کی کمی

اسی طرح نئے معاملات

پر اجتہاد کے دروازہ بند کر دینا بھی زوالِ امت کا باعث ہے۔ دنیا بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ اور اس تیزی سے تبدیل ہوتی دنیا میں نئے نئے مسائل سامنے آ رہے ہیں جنکے حل کرنے کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ لیکن امت کا اجتہاد نہ کرنا ایک اہم وجہ زوال ہے۔

Date:

vii - جدید تعلیم و ترقی سے بیزاری

اسی طرح
جدید تعلیم و ترقی سے بیزاری بھی زوال کی ایک اہم وجہ ہے۔ اقوامِ مغرب جدید تعلیم کے ذریعے بہت آگے نکل گئی اور مسلمان جدید تعلیم کی کمی کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہ کر سکے

viii - جہاد سے بیزاری

اسی طرح مسلمانوں کے
اندر سے جذبہ جہاد کا نکل جانا بھی مسلمانوں کے زوال کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان جو اٹھارویں صدی کے آخر تک یورپ تک رسائی حاصل کر چکے تھے اور اہلِ یورپ کو علم و ہنر کی روشنی سے آشنا کر رہے تھے خود غلام بن کر رہ گئے ہیں۔ غزہ سے لے کر بوسنیا تک مسلمانوں کے زوال کا ایک اہم وجہ جذبہ جہاد سے بیزاری ہے۔

ix - مغربی تہذیب کے اثرات اور مسلمانوں کا زوال

مغربی تہذیب کا مسلمانوں پر بہت گہرا اثر ہے۔ مغربی تہذیب مسلمانوں کی زندگی پر حاوی ہوتی اور انہیں اسلامی تعلیمات سے ناآشنا کر کے ان کے زوال کا سبب بنی۔

x - انصاف کی کمی اور زوالِ امت

انصاف کا فراہم
نہ ہونا بھی معاشرہ مسلم کے زوال کی ایک اہم ترین وجہ ہے۔ اسلام انصاف پر حد سے زیادہ زور دیتا ہے۔ اور ہر صورت میں انصاف فراہم کرنے پر زور

دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے

"تم سے پہلے امتیں اس لیے تباہ ہوگئیں کیونکہ وہاں جب کوئی غریب گناہ کرتا تو اسے سزا ہوتی جبکہ امیر جرم کرتا تو بچ جاتا"

مفہومِ حدیث

مسائل کے حل کے اقدامات

1) جدید تعلیم حاصل کرنا

جدید تعلیم سے آراستہ ہو کر ہی مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ اور جدید اقوام کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے۔

"علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں ملے اسے لے لے"

2) نئی نسل کو اسلامی تہذیب کے خدوخال سے روشناس کرانا

نئی نسل کو اسلامی تہذیب کے خدوخال سے روشناس کرا کے ہی ہم مسلمانوں کے زوال کو دور کر سکتے ہیں۔ جب مسلمان گہرائی سے اسلامی تہذیب و تمدن کا مطالعہ کریں گے تو انھیں احساس ہوگا کہ اسلامی تہذیب ایک بہترین اور جامع تہذیب ہے اور ایک خوبصورت ترین تہذیب ہے جبکہ تہذیب مغرب ایک دلفریب دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں بقول اقبال

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

Date:

اجتہاد کی راہ ہموار کرنا۔

اسی طرح اجتہاد کو دوبارہ کرکے امت مسلمہ اپنے تمام مسائل پر قابو پا سکتی ہے۔

انصاف کی فراہمی

اسی طرح انصاف کی فراہمی کو یقینی بنا کر بھی امت مسلمہ کے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 8

اجتہاد

اجتہاد سے مراد اپنی عقل کو استعمال کرکے نئے مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل نکالنا اجتہاد کہلاتا ہے

اجتہاد کی ضرورت

بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ

ٹیکنالوجی کی وجہ سے دنیا تیزی سے بدل رہی ہے جسکی وجہ سے نئے نئے مسائل سامنے آ رہے ہیں جنکو حل کرنے کیلئے اجتہاد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ مسائل نبی اکرمؐ کے دور میں موجود نہ تھے اور نہ اسلئے قرآن و سنت میں انکا کوئی حل بھی بالواسطہ طور پر موجود نہیں ہے لہٰذا اسی طرح کے مسائل کو حل کرنے کیلئے اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے

III - اجتہاد کون کر سکتا

1) حاکم وقت
2) شوریٰ
3) علماء یا علماء کا متفقہ بورڈ

IV - مشہور مجتہد

1) شاہ ولی اللہ
2) علامہ محمد اقبال

V - موجودہ دور میں اجتہاد کے لیے مسائل۔

1- اعضاء کا عطیہ کرنا

2- ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے حمل کا ٹھیرانا۔

حصہ (ب)

I- اسلام میں تعلیم کی اہمیت

چونکہ اسلام ایک مکمل دین ہے لہذا یہ تعلیم جیسے موضوع پر مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام تعلیم حاصل کرنے پر بے حد زور دیتا ہے۔ قرآن پاک، حدیث مبارکہ اور سیرت نبوی سے کئی مثالیں تعلیم کی اہمیت پر موجود ہیں۔

II - تعلیم کی اہمیت قرآن پاک کی روشنی میں

تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات

سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن پاک کی پہلی وحی
بھی پڑھنے کے حکم سے نازل ہوئی۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے
تمہیں پیدا کیا۔

* اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم سکھایا
اور فرمایا۔

علم الانسان مالم یعلم

ترجمہ: انسان کو وہ سکھایا
جو وہ نہیں جانتا تھا

* اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو علم سکھا
کے انہیں فضیلت دی۔

ترجمہ: ہم نے آدمؑ کو ناموں کا
علم سکھایا

گویا کہ فضیلت آدمؑ کا سبب اور انہیں
فرشتوں پر برتری علم کی وجہ سے عطا کی گئی
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو علم اور
پھر علم کی بنیاد پر ممتاز فرمایا ارشاد ہے۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین
لا یعلمون

(اے محبوبؐ) فرما دیجئے کہ کیا علم والے
اور بغیر علم والے برابر ہوسکتے ہیں
گویا اللہ تعالیٰ نے علم کو برتری کی بنیاد قرار
دیا ہے۔

III حدیث نبی اور علم کی اہمیت

اسی طرح
حدیث مبارکہ میں بھی علم کی فضیلت بیان
بیان کی گئی۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

ہر مسلمان مومن مرد و عورت پر فرض ہے کہ
علم حاصل کرے۔
گویا اسلام میں علم مرد و عورت دونوں پر فرض
کر کے اس میں کوئی امتیاز نہ رکھا کہ اس کی اہمیت واضح
ہوتی ہے۔

* اسی طرح حدیث پاک کا مفہوم ہے
علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں
ملے حاصل کرے۔ مفہوم حدیث

* اسی طرح ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے
علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی نہ
جانا پڑے (مفہوم حدیث)

* اسی طرح ارشاد ہے
لحد سے لحد تک علم حاصل کرو (مفہوم)

سیرت نبوی اور علم کی اہمیت

غزوہ بدر کے
موقع پر نبی اکرم ؐ نے بدر کے قیدیوں کو مسلمان
بچوں کو پڑھائی سکھانے کے بدلے آزاد فرمایا

خلاصہ بحث

اسلام علم حاصل کرنے پر بے
حد زور دیتا ہے۔ قرآن پاک، حدیث مبارکہ اور
سیرت نبوی کے مطالعے سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام علم حاصل
کرنے کو اہم فریضہ سمجھتا ہے۔